Lesson 18. Al-Baqarah (Ayaat 142 - 152): Day 68 سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی تفسیر

اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَعۡرِفُوۡنَهٗ كَمَا يَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَهُمۡ ‌ؕ وَاِنَّ فَرِيۡقًا مِّنۡهُمۡ لَيَكۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۴۶﴾ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ ان (پیغمبر آخر الزماں) کو اس طرح پہچانتے ہیں، جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانا کرتے ہیں، مگر ایک فریق ان میں سے سچی بات کو جان بوجھ کر چھپا رہا ہے۔

یعنی جن لوگوں کو پہلے کتاب دی گئی ہے وہ نبی پاکؐ، اللہ کی کتاب اور قبلے کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں پہچانتے ہیں۔ اُن کو نبی پاکؐ کی رسالت پر کوئی شک نہیں ہے۔ عبد اللہ بن سلامؓ جو پہلے یہودی تھے پھر اسلام لائے، فرماتے ہیں کہ ہم اپنے سگے بیٹوں کے بارے میں اتنے پر یقین نہیں تھے کہ وہ ہمارے بیٹے ہیں جتنا ہمیں یہ یقین تھا کہ نبی پاکؐ اللہ کے سچّے رسولؐ ہیں۔ یعنی جس طرح ہزاروں کے مجمعے میں انسان اپنے بیٹے کو پہچان لیتا ہے اسے طرح یہودی علما کو نبی پاکؐ کے پیغمبر ہونے کا یقین تھا لیکن صرف تعصّب کی وجہ سے جھٹلا دیا۔ ان کا ایک گروہ حق کو چھپاتا ہے۔ علماء کا گروہ۔ عام لوگ سادے ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ دیندار لوگ ایسے تھے کہ حق بات کو چھپاتے تھے۔

اَلۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ﴿۱۴۷﴾ (اے پیغمبر، یہ نیا قبلہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

یہاں بھی فرمایا تو نبی پاکؐ کو لیکن اُمّت سے کہا گیا۔ کہ ہم اپنے دین پر ثابت قدم رہیں کسی شک میں نہ پڑیں۔ قرآن پر یقین ہو کہ سچی کتاب ہے۔ اپنے رسولؐ پر یقین ہے کہ ہماری اصلاح کے لئے آئے۔

اور اپنے رَبّ پر یقین ہو کہ وہ ہمارا مالک ہے، اُسی کی رضا میں زندگی گزارنی چاہیئے۔

سورۃ الاعراف آیت 157:۔۔۔ وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔۔۔

یعنی وہ نبیؐ کا ذکر اپنی کتاب میں پاتے تھے لیکن جان بوجھ کر چھپاتے تھے۔اس لئے دیندار طبقے کی پکڑ زیادہ ہوتی ہے کہ انہیں دین کا علم ہوتا ہے۔ان کو کتمانِ حق کی سزا ملتی ہے۔

الْمُمْتَرِيْنَ شک میں پڑنا۔ م ی ر سے ہے۔ دل میں بے چینی والا شک۔ آپ ایسے نہ بنیں۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ اور ہر ایک (فرقے) کے لیے ایک سمت (مقرر) ہے۔ جدھر وہ (عبادت کے وقت) منہ کیا کرتے ہیں۔ تو تم نیکیوں میں سبقت حاصل کرو۔ تم جہاں رہو گے خدا تم سب کو جمع کرلے گا۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

یعنی ہم اپنی سمت سیدھی رکھیں اور نیکیاں کریں۔ اور سبقت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

تفرقہ نہ کرو، بحث میں نہ پڑیں۔ فقہی مسائل میں نہ پڑیں۔ ہم سب اپنے بڑے مقاصد پر نظر رکھیں۔ ہم سب مسلمان عبادات میں ایک ہیں تو چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے کیوں بٹے ہوئے ہیں؟

ہم سب نماز، روزہ، حج، زکوۃ پر ایمان لاتے ہیں۔ تو سب مل جل کر کیوں عبادت نہ کریں؟

جڑ کو مضبوط رکھیں۔ ہمارا عقیدہ ایک ہے، اوپر سے شاخوں میں تھوڑا فرق ہے۔

سب دین کو اپنی طرح سے آگے بڑھائیں۔ عقیدے مضبوط رکھیں۔ کام کریں۔

کیا یہ حکم صرف نبی پاکؐ اور صحابہ کرامؓ کے لئے یا سب مسلمانوں کے لئے تھا؟

اور اگر بیت اللہ کے اندر ہیں یا باہر تو چہرہ کس طرف ہو؟

وَمِنۡ حَيۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ‌ؕ وَاِنَّهٗ لَلۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ‌ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۹﴾ اور تم جہاں سے نکلو، (نماز میں) اپنا منہ مسجد محترم کی طرف کر لیا کرو بے شک وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے۔ اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو۔ خدا اس سے بے خبر نہیں۔

نبی پاکؐ کو حکم دیا جا رہا ہے یعنی اپنا چہرہ بیت اللہ کی طرف پھیر لیں۔

وَمِنۡ حَيۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ‌ؕ وَحَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَيۡكُمۡ حُجَّةٌ ‌ۙ اِلَّا الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَاخۡشَوۡنِىۡ وَلِاُتِمَّ نِعۡمَتِىۡ عَلَيۡكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۙ‏ ﴿۱۵۰﴾

اور تم جہاں سے نکلو، مسجدِ محترم کی طرف منہ (کر کے نماز پڑھا) کرو۔ اور مسلمانو، تم جہاں ہوا کرو، اسی (مسجد) کی طرف رخ کیا کرو۔ (یہ تاکید) اس لیے (کی گئی ہے) کہ لوگ تم کو کسی طرح کا الزام نہ دے سکیں۔ مگر ان میں سے جو ظالم ہیں، (وہ الزام دیں تو دیں) سو ان سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا۔ اور یہ بھی مقصود ہے کہ تم کو اپنی تمام نعمتیں بخشوں اور یہ بھی کہ تم راہِ راست پر چلو۔

تمام مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اپنے چہرے بیت اللہ کی طرف کر لیں۔ نبی پاکؐ اکیلے ہوں یا صحابہ کرامؓ کے ساتھ ہوں، بیت اللہ کی حدود میں ہیں یا باہر، دنیا میں جہاں بھی ہوں۔

جو نماز بھی پڑھیں گے ہمارا چہرہ بیت اللہ ہی کی طرف ہونا چاہیئے۔ ہماری ہر نماز میں ہم دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں ہمارا منہ مسجد الحرام کی طرف ہونا چاہیئے۔ بیت اللہ کو مسجد الحرام کہتے بھی اس لئے ہیں کہ اس مسجد کی حدود میں کچھ کام کرنے حرام ہیں۔

اب یہود کو حجّت نہ ملے کہ ان کو اصل میں چہرہ تو بیت اللہ کی طرف کرنا چاہیئے تھا یہ بیت المقدس کی طرف کیوں منہ کر رہے ہیں۔ تو اصل میں یہود کا منہ بند کیا جا رہا ہے تاکہ ان کو باتوں کا موقع نہ ملے۔

ایک حکم کی جگہ دوسرا حکم لانا۔ یہ اُس کی ایک مثال تھی ایک حکم منسوخ ہُوا اور اس کی جگہ دوسرا حکم لایا گیا۔ قبلے کی تبدیلی ہوئی۔

'سو ان سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا۔ اور یہ بھی مقصود ہے کہ تم کو اپنی تمام نعمتیں بخشوں اور یہ بھی کہ تم راہِ راست پر چلو۔'

یعنی اسی قبلے کو سامنے رکھنا، اللہ کا حکم مانتے رہیں۔ اللہ آپ کو نعمتیں عطا فرمائے گا۔ اللہ ہدایت دے گا۔ یہاں قبلے کا حکم مکمل ہوا۔ آگے ایک اور نعمت کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ؕ ﴿۱۵۱﴾

جس طرح (منجملہ اور نعمتوں کے) ہم نے تم میں تمھیں میں سے ایک رسول بھیجے ہیں جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور تمہیں پاک بناتے اور کتاب (یعنی قرآن) اور دانائی سکھاتے ہیں، اور ایسی باتیں بتاتے ہیں، جو تم پہلے نہیں جانتے تھے۔

تمھیں بیت اللہ عطا فرمایا اور تمھاری طرف نبی پاکؐ کو بھیجا گیا۔ ابراہیمؑ کی دعا مکمل ہوئی۔ چار ہزار سال بعد یہ دعا قبول ہوئی۔ اللہ نے مسلمانوں کو ایک عظیم لیڈر دیا۔ نبی پاکؐ ایک شاندار اُستاد تھے۔ اللہ نے یہ احسان کیا۔ سورہ آل عمران آیت 164 میں فرمایا؛

خدا نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک پیغمبر بھیجے۔ جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے ﴿۱۶۴﴾

رسولؐ نے ہمیں سب کچھ سکھایا۔ رسولؐ نے ہمیں اللہ کی پہچان کروائی۔ ہم نے سارا دین رسولؐ سے سیکھا۔ نبی پاکؐ نے خود دین پر عمل کر کے ہمیں دکھایا۔ ابراہیمؑ نے پہلے دین کی دعا کی تھی کہ ان کو تعلیم دے لیکن اللہ نے یہاں فرمایا کہ تزکیہ کرے اور پھر تعلیم دینے والا نبیؐ بھیجا۔ کہ انسان کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہونا بھی لازم ہے۔ ایک نعمت ہے کہ کتاب مل جائے لیکن اس کتاب کو پڑھانے والا مل جائے وہ اُس سے بھی بڑی نعمت ہے۔

ہماری ایک پوری سیریز ہے Purification of Soul آپ اس کے تعارفی سبق ضرور سُنیں۔

آپ نورالقرآن کی ویب سائٹ سے سن سکتے ہیں۔

قرآن ہاتھ میں آنے سے تزکیہ ہونے لگتا ہے۔ تزکیہ میں اچھی چیزیں اپنے اندر لانا اور بُری چیزیں نکالیں گے۔ سب سے پہلے سوچ بدلتی ہے۔ گناہ اور نیکی کا فرق پتا چلتا ہے۔ پھر عمل بدلتا ہے۔ اب شکر کریں کہ اللہ نے ہماری ہدایت کا انتظام کر دیا۔

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾

سو تم مجھے یاد کرو۔ میں تمہیں یاد کیا کروں گا۔ اور میرے احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا

فَ + اذْكُرُوْنِيْ ف میں اوپر والے چار کام کرو، کتاب کی تلاوت، تزکیہ، تعلیم اور حکمت شامل ہیں۔

پھر مجھے یاد کرو۔ پھر اللہ ہمیں یاد کرے گا۔ ہمارے ہاں ذکر یہ ہے کہ بیٹھ کر اللہ اللہ کرو۔ لیکن اگر نبی پاکؐ نے یہ کیا تو بس ان کی پیروی کرو۔ یہاں اصل ذکر بتایا جارہا ہے۔

هم اللہ کو یاد کرینگے تو اللہ ہمیں یاد کرے گا۔ دیکھیں کتنی بڑی بات ہے۔ کہاں ہم انسان اور کہاں سب جہانوں کا رَبّ۔ ایک بزرگ نے کہا کہ مجھے پتا ہے اللہ مجھے کب یاد کرتا ہے۔ کیونکہ جب میں اللہ کو یاد کرتا ہوں تو وہ بھی مجھے یاد کرتا ہے۔

1. ذکر کے معنی اطاعت کے بھی ہیں۔ یعنی اللہ کے دین پر عمل کرو اللہ ہماری دعائیں سنیں گے۔

2. ذکر باللّسان: زبان سے ذکر کرنا۔ سورۃ الاعراف۔ آیت 205

'اور اپنے پروردگار کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح وشام یاد کرتے رہو اور (دیکھنا) غافل نہ ہونا ﴿٢٠٥﴾'

3۔ ذکر بالقلب: سورۃ آل عمران آیت 135

'اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور خدا کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟۔۔۔۔۔'

4۔ ذکر تذکرہ کے ساتھ: سورۃ مریم آیت 41

اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو۔ بے شک وہ نہایت سچے پیغمبر تھے ﴿۴۱﴾

5۔ ذکر حفظ کے لئے، زبانی یاد کرنا۔ نگہبانی۔ حفاظت کے معنی میں۔ سورۃ الاعراف آیت نمبر 171

'اور جب ہم نے ان (کے سروں) پر پہاڑ اٹھا کھڑا کیا گویا وہ سائبان تھا اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ ان پر گرتا ہے تو (ہم نے کہا کہ) جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے زور سے پکڑے رہو۔ اور جو اس میں لکھا ہے اس پر عمل کرو تاکہ بچ جاؤ۔'

6۔ ذکر نصیحت کے لئے۔ سورۃ ق آیت 45

یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے اور تم ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔ پس جو ہمارے (عذاب کی) وعید سے ڈرے اس کو قرآن سے نصیحت کرتے رہو ﴿۴۵﴾

7۔ ذکر شرف اور عزّت کے معنی میں۔ سورۃ الانبیاء آیت 10

ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا تذکرہ ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے ﴿۱۰﴾

8۔ ذکر خبر اور اطّلاع دینے کے معنی میں۔ سورۃ کہف آیت 83

اور تم سے ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ میں اس کا کسی قدر حال تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں ﴿۸۳﴾

9۔ ذکر وحی کے معنی میں۔ سورۃ صٰفٰت آیت 3

پھر ذکر (یعنی قرآن) پڑھنے والوں کی (غور کرو) ﴿۳﴾

10۔ ذکر قرآن کے معنی کے ساتھ۔ سورۃ الانبیاء آیت 50

یہ مبارک نصیحت ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے تو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو؟ ﴿۵۰﴾

11۔ ذکر صلوٰۃ کے معنی میں۔ سورۃ طٰہٰ آیت 14

بے شک میں ہی خدا ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز پڑھا کرو ﴿۱۴﴾

سورۃ نور آیت 137: (یعنی ایسے) لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکٰوۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔۔۔۔

ہمارے ہاں ذکر اذکار کیا ہے کہ بس تسبیح کرو۔ اللہ کا بس شکر کریں کہ اللہ نے رسول بھیجا اور ہمیں اللہ کا پیغام دیا۔ ہمیں تعلیم دی اور ہمارا تزکیہ کیا۔ ہمیں اللہ کی بندگی میں ڈال دیا۔ ہمیں یہ سکھایا کہ گناہ اور ثواب کیا ہے۔

میں آپ سب کو نصیحت کرونگی کہ دن رات کے کسی ایک حصّے میں جب آپ تنہا ہوں۔ پورے دل اور دماغ سے الحمدللہ پڑھیں۔ قرآن کی نعمت کو یاد کریں الحمدللہ الحمدللہ پڑھیں۔ سورۃ ابراہیم میں اللہ فرماتے ہیں۔ اور جب تمہارے پروردگار نے (تم کو) آگاہ کیا کہ اگر شکر کروگے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کروگے تو (یادرکھو کہ) میرا عذاب بھی سخت ہے ﴿۷﴾

اللہ کی ناشکری نہ کرو۔

اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ سب باتیں ہمارے دل میں اُتر جائیں۔ آمین